اداریہ!

مجلّہ الثقافۃ الاسلامیہ کا ستائیسواں شمارہ پیش خدمت ہے۔اس شمارے میں شامل تمام مضامین تحقیق کے معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرتب کئے گئے ہیں' ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ صرف ایسے ہی مقالات شامل اشاعت کئے جائیں جو ان اصولوں کے مطابق تحریر کئے گئے ہوں جو بین الاقوامی جامعات اور تحقیقی اداروں کے معیار اور ایچ ای سی کی پالیسی کے مطابق ہوں ۔مجلّہ الثقافہ الاسلامیہ ایک عرصہ تک سہ ماہی مجلّہ کے طور پر تحقیقی مقالات کی اشاعت کا اہتمام کرتا رہا ہے لیکن ہم نے محسوس کیا کہ موصول ہونے والے مقالات کو محققین کی نظر سے گزارنے اور ریویو رپورٹس (Review Reports) موصول ہونے سے رپورٹس کے مطابق مقالات کی تصحیح وتصویب تک خاصا وقت درکار ہوتا ہے اور اس طرح مجلّہ کی اشاعت میں تاخیر ہوتی ہے۔چنانچہ اپریل ۲۰۱۲ء میں ہونے والی بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں اس سلسلہ میں مشاورت کے بعد یہ طے پایا کہ اسے شش ماہی یا سالانہ کر دیا جائے۔تاکہ تمام مقالات کو نظر ثانی کے عمل سے گزارنے کا عمل بحسن وخوبی مکمل کیا جا سکے۔واضح رہے کہ شیخ زاید اسلامک سینٹر لاہور کا تحقیقی مجلّہ شش ماہی اور پشاور سینٹر کا سالانہ ہے۔چنانچہ اب الثقافۃ الاسلامیہ بھی شش ماہی کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔

ہماری یہ کوشش ہوگی کہ بہتر سے بہتر تحقیقی مقالات کو شامل اشاعت کیا جائے' ہم اپنے ان کرم فرماؤں سے جو مقالات ارسال فرماتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ گزارش کریں گے کہ مقالات کے مسودات کے ساتھ سوفٹ کاپی (سی ڈی پر) روانہ فرمائیں......اردو اور عربی کے مقالات کے لئے اِن پیج پروگرام استعمال کریں جبکہ انگلش کے لئے ایم ایس ورڈ کا انتخاب فرمائیں تو ہمیں طباعت واشاعت کے مراحل میں آسانی رہے گی۔واضح رہے کہ مقالات موصول ہونے کے بعد ان کا شائع ہونا یقینی نہیں ہوتا اور نہ ایسا کوئی سرٹیفیکیٹ جاری کیا جا سکتا ہے جو اس بات کی ضمانت دے کہ مقالہ ہر صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔کیونکہ مروج نظام کے مطابق موصولہ مقالات کو ریویو کے لئے ارسال کیا جاتا ہے اور ریویو کرنے والے محققین کی آراء وصول ہونے پر ان کی سفارشات کے پیش نظر ہی مقالہ کی اشاعت یا عدم اشاعت کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔لہذا مقالات ارسال کرنے والے احباب کا یہ اصرار کہ انہیں فی الفور ایک خط (Acceptence letter) جاری کیا جائے کہ مقالہ قبول کر لیا گیا ہے ہمارے لئے مسائل پیدا کرتا ہے۔امید ہے اس مطالبہ سے گریز کیا جائے گا۔

اداریہ!

یہاں ایک اور افسوس ناک امر کی جانب توجہ دلانا بھی ضروری محسوس ہوتا ہے' اور وہ یہ کہ جب سے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے کم از کم ایک مقالہ کی ایچ ای سی اپروؤڈ جنرلز میں اشاعت کو لازمی کیا ہے اس وقت سے تحقیق برائے حصول ڈگری کا رجحان عام ہو رہا ہے اور تحقیق برائے علم و تحقیق کی طرف توجہ کم ہوتی جا رہی ہے ۔ ہمیں موصول ہونے والے اکثر و بیشتر مقالات کے ساتھ یہ درخواست Request بھی ہوتی ہے کہ ڈگری کا معاملہ رکا ہوا ہے یا رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے براہ کرم اس مقالہ کو فی الفور اور اولین اشاعت میں جگہ دے دیجئے ۔ اور اسے نظر ثانی بورڈ یا کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کی زحمت بھی نہ فرمایئے کیونکہ اس سے تاخیر ہوگی اور ہمیں نقصان پہنچے گا ۔ گزشتہ دنوں اعلی تحقیق کے اداروں میں جاری تحقیق کے عنوان پر ایک کانفرنس میں ایسی ہی درخواستوں کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا ......اور اکثر محققین نے یہی رائے دی کہ ان درخواستوں کو جراءت کے ساتھ یکسر نظر انداز کرنے کی ضرورت ہے' مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ درخواستیں بھی ایسے ہی احباب کی سفارشوں کے ساتھ موصول ہوتی ہیں...... جو اجلاسوں اور جلسوں میں تو اس عمل کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں مگر انفرادی حیثیت میں معاملہ جوں کا توں رہتا ہے......

بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ جن احباب کو مقالات ریویو کرنے کے لئے ارسال کئے گئے خود انہوں نے کوئی مقالہ اپنا یا کسی شاگرد رشید کا ارسال کر دیا اور ساتھ ہی تحقیقی رپورٹ بھی از خود مرتب فرما کر ارسال کر دی' یہ مقالہ جب حسب نظام ریویو کے لئے کسی سینئر استاذ یا محقق کو ارسال کیا گیا اور رپورٹ برعکس آ گئی اور ہم نے مقالہ نگار کو مطلع کیا کہ ریویو کرنے والے بزرگ استاذ یا دانشور نے حسب ذیل اصلاحات کی سفارش کی ہے' تو موصوف سنتے ہی چراغ پا ہو گئے کہ اچھا اب ہمارے مقالات بھی ریویو کے لئے جائیں گے............

سوال یہ ہے کہ کیا پالیسی میکرز نے کوئی استثناء رکھا ہے؟ استثناء بلحاظ عمر' یا بلحاظ عہدہ یا بلحاظ شہرت............؟ بہر کیف یہ چند گزارشات اس جذبہ کے تحت پیش کی گئی ہیں کہ اصل تحقیق کی حوصلہ افزائی ہو اور تحقیق کی دنیا میں نامناسب رویوں کی حوصلہ شکنی کی جا سکے............

مقالہ نگار حضرات و خواتین سے ہماری گزارش ہے کہ وہ تحقیقی مقالات ارسال کرتے وقت مندرجہ بالا معروضات کو پیش نظر رکھیں............ فجزاھم اللہ احسن الجزاء............